سوال

(264) ایصال ثواب کی خاطر غرباء و مساکین کو کھانا کھلانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایصال ثواب کے لئے بغیر تعیین تاریخ جمعرات کو (اس بنا پر کہ اس دن فقراء کثرت سے آتے ہیں) اغنیاء اور فقراء کی ایک ساتھ عام دعوت کرنی جائز ہے یا نہیں؟ اس قسم کی دعوت میں شرکت کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟ اگر کوئی شخص اس دعوت میں شریک نہ ہو، تو (اجاب اذا دعی) کے خلاف تو نہ ہوگا؟ اس قسم کی دعوت کی نظیر خیر القرون میں ملتی ہے یا نہیں؟ ایصال ثواب کی عام احادیث کی رو سے اس نوع کی دعوت کو جائز قرار دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشترکہ عام دعوت میں فقرا اور اغنیاء کو بغیر ارادہ فخر وریا کے اا ور بغیر رسم کی پابندی کے، بایں طور کھلانا کہ فقراء جس قدر کھائیں، اس سے مقصودمیت کی ایصال ثواب ہو اور جس قدر اغنیا کھائیں وہ دوستانہ دعوت اور ہدیہ کے طریق پر ہو، اس میں کوئی مضائقہ اور ہرج نہیں۔ ارشاد ہے فِی الدُّنیَا وَالآخِرَةِ وَیَسأَلُونَکَ عَنِ الیَتَامَی قُل إِصلَاحٌ لَّهُم خَیرٌ وَإِن تُخَالِطُوهُم فَإِخوَانُکُم وَاللَّهُ یَعلَمُ المُفسِدَ مِنَ المُصلِحِ وَلَو شَاءَ اللَّهُ لَأَعنَتَکُم إِنَّ اللَّهَ عَزِیزٌ حَکِیمٌ سورة البقرہ: 220) جب یتیم کے مال اور حق کو (جس کا کھانا ولی کے لئے درست نہیں) بشرط اصلاح اپنے مال کے ساتھ ملانا اور تیار کرنا جائز ہے، تو کسی کے مرجانے کے کچھ دن کے بعد ایصال ثواب کی غرض سے (جو ضروری نہیں ہے، اور نہ فقراء کا حق واجبی ہے بلکہ وہ مال اور حق صدقہ کرنے والے کی ہی ملکیت ہے) فقراء والے کھانے کو اور ہدیہ و دعوت دوستانہ کی نیت سے اغنیاء والے کھانے کو ملا کر تیار کرنے اور مشترکہ دعوت کرنے میں بھی کوئی قباحت و کراہت نہیں، اور جب یہ دعوت درست ہے تو اس میں اغنیاء کا شریک ہونا جائز ہے اور اس کا رد کرنا (اجاب اذا دعی) کے خلاف ہے۔ ایسی مشترکہ دعوت کی نظیر خیر القرون میں مجھے نہیں ملی، لیکن ایصال ثواب کی عام احادیث اور آیت مذکورہ بالا کی رو سے یہ دعوت جائز ہے، بالخصوص جب کی منع و کراہت کی کوئی دلیل موجود نہیں۔

(محدث دہلی ج: 10 ش: 7 شوال 1361ھ/ نومبر 1942ء)

ختنہ کی دعوت کرنا، عرب میں جاہلی دستور چلا آتا تھا اور اسلام نے آکر اس سے منع نہیں کیا، بلکہ سکوت اختیار کیا، اور یہ دلیل ہے اس کی اباحت و جواز کی۔ پس اگر بغیر کسی اہتمام کے ختنہ کی دعوت کردی جائے تو مضائقہ نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جناب سالم کے ختنہ کے موقعہ پر مینڈھا ذبح کیا تھا۔ اس پر امام بخاری نے الادب المفرد (1246) ص: 321 میں (باب الدعون الی الختان) کا ترجمہ منعقد فرمایا ہے۔

رہ گئی مسند احمد اور طبرانی کی روایت جس میں عثمان بن ابی العاص یہ فرماتے ہیں کہ (انا کنا لاناتی الختان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ ولاندعی) تو اس کی سند میں محمد بن اسحاق واقع

ہیں، اور وہ اگرچہ ثقہ ہیں، لیکن مدلس بھی ہیں، اور "عن" کے ساتھ یعنی: بغیر تصریح سماع کے روایت کرتے ہیں۔

(محدث بنارس، شیخ الحدیث نمبر)

عہد نبوت اور عہد صحابہ میں ختنہ کی دعوت کرنے کا معمول نہیں تھا۔ لیکن اگر اتفاقی طور پر بلا کسی تکلف اور خاص اہتمام کے کچھ خاص عزیزوں اور دوستوں کو ختنہ کی دعوت دے دی جائے، تو مضائقہ نہیں، جیسا کہ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں (ختنی رایتنا وانا لنجذل بہ وانا لنجذل بہ علی الصبیان ان ذبح عنا کبشا)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب جامع الاشتات والمتفرقات

صفحہ نمبر 501

محدث فتویٰ